سوال

(73) میت سے قبر میں کیا جانے والا سوال

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء ئے دین وشرع متین اس مسئلہ کی بابت کہ میت سے قبر میں جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ «ماکنت تقول فی ہذاالرجل ؟» ''تو اس مرد کے متعلق کیا کہتا تھا ؟'' تو کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت وہاں دیکھائی جاتی ہے ۔ یا آپ خود تشریف لاتے ہیں؟اس حدیث میں بعض لوگ نحوی نقطہ کی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ ھذا اسم اشارہ قریب کےلئے ہے ۔ جس سے معلوم ہواکہ آپ وہاں موجود ہوتے ہیں ۔ اور فرشتے آپ کی طرف اشارہ کرکے کہتے ہیں ۔ «ماکنت تقول فی ہذاالرجل ؟» جواب دے کر عنداللہ ماجورہوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ماکنت تقول فی ہذاالرجل ؟)(1) میں لام عہد ذہنی ہے ۔ھذا اور مامشارالیہ حاضر فی الذھن ہے جس طرح کہ ''تنویرالحوالک للسیوطی '' میں ہے ۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا پسند کردہ مسلک بھی یہی ہے کلام عرب میں یہ استعمال شائع وزرائع عام ہے چنانچہ ''قصہ ہر قل '' میں ہے :

انی سائل ہذا عن ہذاالرجل

پھر مسئول (میت) کا جواب بصیغہ غائب بھی اس امر کا موئید مثلا :

''ہو عبداللہ ورسولہ '' (٢) ...... ''اشہدانہ عبداللہ ورسولہ '' (٣)

وہ اللہ کے بندے اوررسول ہیں ۔ مزید آنکہ مقام ہذا مقام امتحان ہے اس بنا پر اسم گرامی کی تصریح ترک کر دی گئی ہے اسکا بھی تقاضا ہے کہ آپ کی شخصیت سامنے نہ ہو۔

رفع حجاب یا حضور با لجسم کے نظریہ پر واضح صریح کتاب وسنت میں کوئی دلیل موجود نہیں بلکہ اس نظریہ کا کمزور پہلو یہ ہے کہ واقف سے واقفیت تو آسان ترکام ہے ۔ لیکن سابقہ وجودی عدم معرفت کی صورت میں حفظ اوصاف کے باوجود معاملہ مشتبہ ہونے کا امکان ہے ۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مفہوم یہ ہوا ۔ ابوجہل کےلئے وجودی معرفت آسان ہے کیونکہ اسنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوا ہے جب کے بعد والے مومن کےلئے مشکل ہے کیونکہ اس کو آپ کی رویت حاصل نہیں حالانکہ اصل معاملہ اس کا بر عکس ہے ۔ مومن کی معرفت ایمان پر موقوف ہے ۔ جس کا اصلاً تعلق باطن سے ہے جبکہ کافر وجودی معرفت کے باوجود پہچان سے قاصر ہے ۔ کیونکہ قلب سیاہ ہے اس سے معلوم ہواکہ : ''فی ھذاالرجل میں

حاضر فی الخارج نہیں بلکہ حاضر فی الذھن مراد ہے علاوہ ازیں یہ بھی امکان ہے کہ ''ھذا بمعنیٰ ذلک''ہو جیسے قرآن میں ہے :

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ... ۲ ... سورة البقرة

آیت میں ذلک بمعنیٰ ہذا ہے۔ ممکن ہے ''ھذا الرجل''میں بمعنی ذلک ہو ابن کثیر میں ہے :

کلا منهما مکان الاخر وہذا معروف فی کلامهم

یعنی ''عرب لوگ اسم اشارہ قریب اور بعید کو ایک دوسرے کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کا ان کے کلام میں معروف ہے۔''

1۔(۸۳) صحيح البخاري کتاب الجنائز باب الميت يسمع خفق النعال (۱۳۳۸)

2۔(۸٤) صحيح الترمذي (1083) حسنه اللباني الصحيحة (۱۳۹۱)

3۔(۸۵) صحيح البخاري کتاب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر (۱۳۷۳)

ھذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص251

محدث فتویٰ